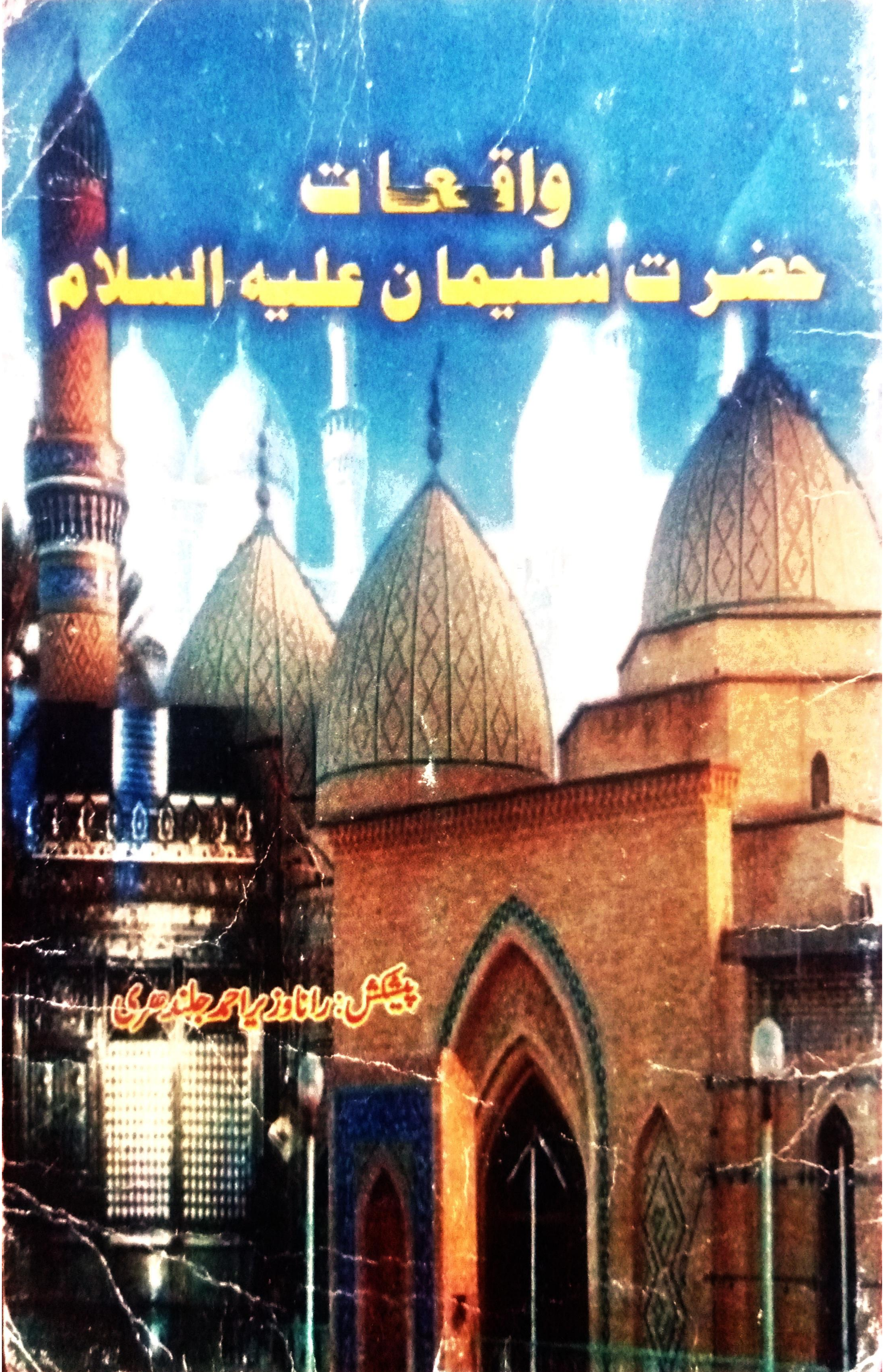
واقعات
حضرت سلیمان علیہ السلام



پیشکش: رانا وزیر احمد جلندھری

فہرست

03108338746

"حضرت سلیمان علیہ السلام"

آپ کا ذکر قرآن پاک میں مندرجہ ذیل مقامات پر آیا ہے۔

1-	پارہ 1	سورۃ البقرہ	رکوع 13
2-	پارہ 6	سورۃ النساء	رکوع 23
3-	پارہ 12	سورۃ انبیاء	رکوع 5
4-	پارہ 19	سورۃ نمل	رکوع 3-2
5-	پارہ 22	سورۃ سبا	رکوع 2
6-	پارہ 23	سورۃ صٓ	رکوع 23

حضرت داؤدؑ کی طرح اللہ تعالیٰ نے بعض خصوصیات اور امتیازات سے حضرت سلیمانؑ کو بھی نوازا اور اپنی نعمتوں میں سے بعض ایسی نعمتیں عطا فرمائیں جو ان کی زندگی میں طرآئے امتیاز بنیں۔ نیز

بغوی رحمتہ اللہ علیہ نے علماء تاریخ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی عمر کل ترپین (53) سال تھی۔ ان کی سلطنت اور حکومت چالیس رہی اور آپ نے تیرہ سال کی عمر میں سلطنت کا کام سنبھال لیا تھا۔ (معارف القرآن بحوالہ قرطبی)

مفکر لائبریری وٹسف گروف رنمبر
03108338746

حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمانؑ کے والد ماجد کا نام حضرت داؤدؑ اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بسطا بنت سنا تھا۔ جیسا آپ کو معلوم ہے آپ کے والد ماجد بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عظیم الشان سلطنت کا بادشاہ بھی بنایا تھا اسی لئے والد کے بعد سلطنت کی بادشاہت آپ کو وراثت میں ملی ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ پر مزید انعام و اکرام کیا اور آپ کو بھی نبوت کے عہدے پر سرفراز کیا اور ایسی بادشاہت عطا فرمائی جو آپ سے پہلے اور نہ ہی بعد میں کسی کو ملی۔ یعنی چرند' پرند' ہوا اور جنات کو آپ کے تابع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے تمام مخلوق کی بولیاں آپ کو سکھا دیں،اور زمین کو حکم دیا کہ زمین میں جہاں جہاں خزانے پوشیدہ ہیں وہ آپ یعنی سلیمانؑ پر ظاہر کر دے جیسا کہ قول تعالیٰ ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ پھر ہم نے تابع کی اس کے ہوا جو چلتی تھی اس کے حکم سے نرم نرم جہاں پہنچنا چاہتا۔ کہتے ہیں جس جگہ مال دفینہ ہوتا تھا زمین وہاں کی آواز دیتی تھی کہ اے سلیمانؑ جو کچھ مال مجھ میں ہے اٹھالو اور اپنے کام میں لے لو۔

بچپن میں آپؑ کا ایک مقدمہ میں انصاف کرنا

ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ایک دن حضرت داؤدؑ کے پاس دو دہقانی فریاد لے کر حاضر ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ اس کی بکریوں نے میرے کھیت کی فصل کھالی ہے آپ اس کا انصاف کر دیجئے۔ حضرت داؤدؑ نے ان سے بکریوں کی اور کھیت کی قیمت دریافت کی تب انہوں نے بکریوں اور زراعت کی قیمت بتائی تو معلوم ہوا کہ زراعت کی قیمت بکریوں سے زیادہ ہے۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ

کھیت والے کو بکریاں دلوادیں اور بکریوں والا روتا ہوا چلا گیا۔ اس وقت بالحا:
روایت حضرت سلیمانؑ کی عمر صرف سات برس کی تھی وہ اپنے گھر کے باہر بیٹھے تھے کہ
ایک شخص کو روتا ہوا دیکھا تو اس سے دریافت کیا کہ بھائی تم کیوں روتے ہو۔ اس شخص
نے تمام ماجرا آپ کو سنایا۔ پھر کہنے لگا کہ خلیفہ نے انصاف کر کے میری تمام بکریاں
اس کھیت والے کو دے دی ہیں۔ یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ تم خلیفہ خدا سے
جا کر کہو کہ اے خلیفۂ خدا! اگر آپ اس مقدمہ کو غور کر کے انصاف فرمادیں تو اس
غریب کے حق میں بہتر ہوگا۔ اس شخص نے موجب ارشاد حضرت سلیمانؑ کے حضرت
داؤدؑ سے کہا۔ حضرت داؤدؑ نے یہ بات سن کر فرمایا کہ یہ بات تم سے کس نے کہی اس
نے کہا آپ کے صاحبزادے نے مجھ سے کہا کہ میں آپ سے گزارش کروں کہ
میرے مقدے پر پھر غور کیا جائے تا کہ مجھ غریب کے حق میں کچھ بہتری ہو۔ یہ سن کر
حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو بلایا۔ انہوں نے کہا کہ ابا جان حضور اگر اس
مقدمے کو اچھی طرح غور کر کے فیصلہ فرمادیں تو میرے خیال میں اس غریب کے حق
میں بہتری ہوگی۔ تب حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ سے کہا کہ تم اس مقدمے کا
فیصلہ کس طرح کرو گے۔ تب دونوں حضرات نے اس پر خوب غور وخوض کیا اور اس
کا فیصلہ اس طرح کیا جیسا کہ قول تعالیٰ ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ داؤدؑ اور سلیمانؑ کو ہدایت
دی ہم نے جس وقت وہ حکم کرتے تھے دونوں بیچ کھیتی والوں کے جس وقت کے چگ
گئیں بیچ اس کی بکریاں ایک قوم کی اور روبرو تھا ہمارے ان کا فیصلہ پس سمجھادیا ہم
نے وہ فیصلہ سلیمانؑ کو اور دونوں کو حکم اور علم تھا۔ بعض مفسرین قرآن نے یوں لکھا ہے
کہ حضرت داؤدؑ نے بکریوں کو دلوادیا کھیتی والوں کو کہ ان کے نقصان کا بدلہ پورا ہو۔
چونکہ اس وقت ان کے دین میں یہ تھا کہ چور کو اپنا غلام بنالیتے تھے اسی کے مطابق آپ
نے یہ حکم کیا۔ لیکن حضرت سلیمانؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ تم ان کی بکریاں اپنے پاس رکھو اور
ان کا دودھ پیو ساتھ ہی بکریوں والے کو حکم دیا کہ تم اس کی کھیتی کو پانی دو اس وقت تک

کہ جب تک یہ کھیتی پہلی جیسی نہ ہو جائے تب تم اپنی بکریاں واپس لے لینا اور تم اپنی کھیتی اپنے قبضہ میں کر لینا تا کہ دونوں کو کوئی نقصان نہ ہو۔

بچپن میں حضرت سلیمانؑ کا دوسرے مقدمہ کا فیصلہ کرنا

ایک روز ایک نہایت بوڑھی عورت حضرت داوٗدؑ کے پاس فریاد لے کر آئی اور کہنے لگی۔ اے خلیفہ خدا میں نہایت بوڑھی اور عیالدار عورت ہوں ایک روز میں انتہائی مشقت کر کے اپنے بچوں کے لئے آٹا سر پر رکھ کر لا رہی تھی کہ اتنی تیز ہوا چلی میرے سر پر جو آٹا تھا سب اڑا کر لے گئی اب میرے گھر والے سب بھوکے ہیں آپ اس کا انصاف کیجئے اور اگر ممکن ہو تو ہوا سے میرا آٹا مجھے واپس دلوا دیجئے۔ یہ سن کر حضرت داوٗدؑ نے فرمایا اے ضعیفہ ہوا پر میرا حکم نہیں چلتا میں کیونکر اس سے تیرا آٹا تجھے واپس دلوا سکتا ہوں۔ ہاں اس کے بدلے میں اپنی طرف سے تجھے آٹا دے دیتا ہوں یہ سن کر بڑھیا بہت خوش ہوئی اور آٹا لے کر دعا دیتی ہوئی چلی۔ دروازے میں حضرت سلیمانؑ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؑ نے کہا۔ اے بڑھیا مائی تو فریاد لے کر آئی تھی یا آٹا مانگنے۔ وہ بولی میں تو فریاد لے کر آئی تھی آپ کے والد نے انصاف کیا اور اپنی طرف سے مجھے آٹا دلوا دیا۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ معاملہ کیا ہے تب بڑھیا نے تمام ماجرا حضرت سلیمانؑ کو بھی سنا دیا۔ تب حضرت سلیمانؑ نے اس بڑھیا سے کہا کہ تم خلیفہ خدا کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ میں ہوا سے اپنا قصاص مانگتی ہوں آٹا نہیں۔ چنانچہ بڑھیا پھر حضرت داوٗدؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور جو کچھ حضرت سلیمانؑ نے کہا تھا وہی دہرا دیا۔ یہ سن کر حضرت داوٗدؑ نے کہا کہ اے بوڑھی عورت تو مجھ سے اور دس من آٹا لے جا لیکن ہوا سے اپنا قصاص مت مانگ کیونکہ ہوا پر میری حکومت نہیں چلتی میں کس

طرح سے اس سے تیرا قصاص طلب کروں۔ پھر بڑھیا اور دس من آٹا لے کر خوش خوش جب دروازے تک آئی تو حضرت سلیمانؑ نے دوبارہ اس بڑھیا سے کہا۔ اے بڑھیا تو کیوں بغیر فیصلہ کے جاتی ہے۔ خلیفہ خدا سے جا کر کہہ کہ میں آٹا نہیں چاہتی آپ اس کو واپس کر لیجئے لیکن اللہ کے واسطے میرا فیصلہ برحق کیجئے۔ یہ سن کر بڑھیا پھر حضرت داؤدؑ کے پاس واپس آئی اور وہی باتیں دہرا دیں جو حضرت سلیمانؑ نے بڑھیا سے کہی تھیں یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے بڑھیا سے دریافت کیا کہ تجھ سے یہ باتیں کون کہتا ہے۔ بڑھیا بولی کہ دروازے پر آپ کے صاحبزادے مجھ سے یہ باتیں کہہ رہے ہیں۔ تب حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو بلوایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے میں ہوا کو کیسے پکڑوں۔ ہاں اگر اس کی کوئی مجسم صورت ہوتی تو میں اس کو پکڑ کر منگواتا۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا ابا جان حضور اس کو پکڑ کر حاضر کرنا بہت ہی آسان بات ہے اس کے لئے آپ کی دعا کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں۔ اللہ کے حکم سے ہوا صورت شخص بن کر حاضر ہو جائے گی اور میں ڈرتا ہوں کہ کہیں روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے حضور مواخذہ ہو۔ اگر بڑھیا نے آپ سے انصاف کا مطالبہ اور شکوہ کیا تو آپ اس کو اس دن کیا جواب دیں گے۔ یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگی اور حضرت سلیمانؑ نے آپ کے ساتھ آمین کہی۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا مجسم بصورت شخص بن کر حضرت داؤدؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تب بڑھیا نے ہوا سے اپنے آٹے کا مطالبہ کیا اور ہوا نے اس کا یہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ میں نے جو کچھ کیا وہ خدا کے حکم سے کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت داؤدؑ نے کہا وہ کیا قصہ ہے بیان کرو۔ چنانچہ ہوا نے اس کا یہ جواب دیا کہ یا نبی اللہ کہ دریا میں ایک قوم کی کشتی تھی اس میں سوراخ ہو گیا تھا اور وہ ڈوبنے کے قریب تھی اور وہ دریا کے سیلاب میں پھنس گئی تھی کہ اس قوم نے اللہ تعالیٰ سے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کشتی کے لوگوں کو گرداب سے بچا لے گا تو

اس کشتی کا تمام مال اللہ کی راہ میں غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیں گے اسی وقت رب تعالیٰ نے مجھ کو حکم دیا کہ اس بڑھیا کا آٹا لے کر اس کشتی کے سوراخ کو بند کر دوں تاکہ یہ کشتی غرق ہونے سے بچ جائے چنانچہ میں نے یہ کام اللہ کے حکم کے مطابق کیا ہے۔ ادھر چند روز بعد وہ کشتی کنارے پر آ کر لگی ادھر حضرت داؤدؑ کو خبر ملی کہ ایک کشتی کنارے پر آ کر لگی ہے۔ جس کا تمام مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ نے کشتی کا تمام مال اپنے پاس منگوا کر آدھا تو فقیروں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا اور آدھا اس بڑھیا کو دے دیا۔ یوں حضرت سلیمانؑ کے مشورے سے اس مقدمے کا فیصلہ بفضل خداوندی ہوا۔ اور آئندہ حضرت داؤدؑ کوئی بھی حکم بغیر حضرت سلیمانؑ کے مشورے لوگوں پر نافذ نہیں کرتے تھے۔

حضرت سلیمانؑ کا بڑھیا سے سوال کرنا

جب بڑھیا کو کشتی کا آدھا مال مل گیا تو حضرت سلیمانؑ نے بڑھیا سے سوال کیا کہ تم نے ایسا کون سا عمل کیا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تم پر اتنا انعام کیا ہے۔ وہ بڑھیا بولی کہ میں نے ایسا تو کوئی بڑا کام نہیں کیا لیکن ایک دن ایک فقیر میرے دروازے پر آیا اور سوال کیا۔ اس وقت میرے پاس فقط ایک روٹی تھی میں نے وہ فقیر کو دے دی۔ اس فقیر نے اس روٹی کو کھا کر کہا کہ میں بہت بھوکا ہوں اور بہت دور سے آیا ہوں اس روٹی سے میرا پیٹ نہیں بھرا کچھ اور ہے تو دے دو۔ میں نے کہا کہ تم کچھ دیر رک جاؤ میں گندم پیس کر اور روٹی پکائے دیتی ہوں یہ کہہ کر آٹا پیس کر سر پر رکھ کر لا رہی تھی کہ ہوا کی تیزی سے وہ سارا آٹا اڑ گیا اور میں جانتی ہوں کہ اس وقت مجھ پر کیا تکلیف گزری اس بھوکے فقیر کے سبب سے میں اور بھی پریشان اور متفکر تھی اسی لئے میں تمہارے

والد کے پاس فریاد لے کر آئی تھی اور اتنا مال خدا کی مہربانی سے مجھے ملا ہے۔ کہتے ہیں اس وقت بحکم خداوندی حضرت جبرائیل نے حضرت داؤدؑ سے آکر کہا۔ کہہ دو اس بڑھیا سے یہ مال جو تمہیں دنیا میں ملا ہے اس آٹے کا بدلہ ہے جو ہوا نے اڑا دیا تھا اور جو ایک روٹی تم نے فقیر کو دی تھی اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ آخرت میں تجھے ستر روٹیاں عطا فرمائیں گے۔

نبوت اور سلطنت ملنے کے بعد حضرت سلیمانؑ کا خطاب

جب حضرت سلیمانؑ تخت سلطنت پر متمکن ہوئے اور اپنے والد کی جگہ پر بیٹھے اور انگوٹھی سلطنت کی اپنی انگلی میں پہنی' سر پر تاج سجایا۔ پھر لوگوں سے کہا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ اور وارث ہوا سلیمانؑ اپنے باپ حضرت داؤدؑ کا یعنی نبی اور بادشاہ اپنے باپ کی جگہ پر اور پھر حضرت سلیمانؑ نے کہا۔ اے لوگو! سکھائی گئی ہیں ہمیں بولیاں ہر جانور کی اور دی گئی ہے ہمیں ہر چیز دنیا کی جو ہمیں درکار ہے وہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عنایت فرمائی ہیں اور بے شک بزرگی ظاہر بھی عنایت فرمائی ہے اور میرے مالک میں کہاں تک تیرا شکر ادا کروں کہ اس کی ادائیگی کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

تخت حضرت سلیمان علیہ السلام

روایات میں آیا ہے کہ تخت کا طول وعرض تقریباً تین کوس تھا اور وہ سب ہاتھی دانت کا تھا اور لعل وفیروزہ اور زمرد و مروارید سے مرصع تھا۔ اس کے اردگرد سونے کی اینٹیں لگی ہوئی تھیں اور اس کے چاروں طرف کونوں میں چاندی کے درخت اور ان

درختوں کی ڈالیاں سونے کی اور پتے اس کے زمرد سبز کے اگائے گئے تھے اور ایک ایک ڈالی پر ایک طوطی اور طاؤس بنا کر اس کے پیٹ کے اندر مشک وغیرہ بھرا تھا اور خوشے مثل انگور کے تھے جو لعل و یاقوت سے بنائے گئے تھے اور تخت کے نیچے دائیں اور بائیں جانب ایک ایک ہزار کرسی سونے کی لگائی گئی تھیں اس پر آدمی بیٹھتے تھے اور ان کے پیچھے جن وانس میں سے غلام کھڑے کئے جاتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ تاج شاہی سر پر رکھ کر جب تخت پر پاؤں رکھتے تو ان کی ہیبت سے تخت اسی وقت حرکت میں آجاتا تھا اور طوطی اور طاؤس بھی بحکم خدا اپنے اپنے پروں کو پھیلا دیتے تھے پھر اس میں سے مشک کی خوشبوئیں نکلتی تھیں۔ جب سلیمانؑ کا تخت نکلتا اور ہوا پر چلتا تھا تو تمام پرندے جھنڈ کے جھنڈ ان کے تخت پر آکر پروں کا سایہ کرتے اور فوج انسان کی دائیں اور بائیں طرف ہوتی تھیں اور تمام حیوش وطیور چپ وراست گرداگرد حلقہ باندھ کر ان کے ہمراہ چلتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ ﴿ترجمہ﴾ اور اکٹھے کئے گئے لشکر واسطے سلیمانؑ کے جن اور انسانوں کے اور جانوروں کے پس وہ مثل بمثل کھڑے کئے جاتے ہیں۔ بعض تفسیر میں یوں بھی لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کا تخت وہ تھا جس پر سب لشکر چلتا تھا اور ہوا اس کو لے کر چلتی تھی جیسا کہ حق سبحان تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ﴿ترجمہ﴾ اور مسخر کیا واسطے سلیمانؑ کے ہوا کو صبح کی یعنی سیر و مسافت یمن سے شام کی ایک مہینے کی تھی اور بہادیا ہم نے اس کے واسطے ایک چشمہ پگھلے ہوئے تانبے کا اور جنوں میں سے بھی خدمت کرتے تھے اور یہ سب پروردگار کے حکم سے ہوتا تھا۔

تسخیر ہوا کا معجزہ

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تسخیر ہوا معجزہ حضرت سلیمانؑ کو اس عمل کے صلے میں عطا ہوا تھا کہ ایک روز حضرت سلیمانؑ اپنے گھوڑوں کا معائنہ کر رہے

تھے اور اس میں اس قدر مشغول ہوئے کہ عصر کی نماز قضا ہوگئی۔ (معارف القرآن) کما قولہ تعالیٰ ﴿ترجمہ﴾ جب اس کے روبرو شام کے وقت ایسے گھوڑے پیش کئے گئے جو تیز رفتار تھے تو سلیمانؑ نے کہا میں اپنے رب کے ذکر سے اس مال کی محبت میں لگ کر غافل ہوگیا یہاں تک کہ سورج پردے میں غائب ہوگیا۔ ذرا ان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ چنانچہ سلیمانؑ نے ان کی گردن اور پنڈلیوں پر ہاتھ صاف کرنا شروع کردیا۔

کہتے ہیں کہ یہ گھوڑے انتہائی تیز اور سبک رفتار تھے ان پر سوار ہو کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پانی میں تیر رہے ہوں۔ بعض نے کہا یہ وہ گھوڑے تھے جو داؤدؑ نے جب جالوت کو شکست دی تو قوم عمالقہ سے ہاتھ لگے تھے۔ بہر حال ان کو دیکھنے میں ایسے مشغول ہوئے کہ ان کی عبادت کا وقت جو عصر کے بعد کیا کرتے تھے فوت ہوگیا۔ (کشف الرحمٰن) اور اس کی تائید ایک حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے جو علامہ سیوطیؒ نے معجم طبرانیؒ اسماعیلیؒ اور ابن مردویہؒ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ ''ابی ابن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْاَعْنَاقِ فرمایا' ان کی گردنوں اور پنڈلیوں کو تلوار سے کاٹا۔ بہر حال حضرت سلیمانؑ نے ان گھوڑوں کو ذبح کر ڈالا۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اس صلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کے لئے ہوا کو مسخر کردیا جو گھوڑے سے کہیں زیادہ تیز رفتار ہے۔

تسخیر جن و حیوانات

حضرت سلیمانؑ کی حکومت کا ایک بڑا امتیاز جو کائنات میں کسی اور کو عطا نہیں ہوا تھا کہ ان کے زیر نگیں صرف انسان ہی نہ تھے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن وحیوانات کو بھی تابع اور فرمانبردار کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بے مثل شرف عطا فرمایا کہ ان کی حکومت جن' حیوانات اور ہوا پر بھی تھی یہ سب بحکم الٰہی آپ کے مطیع تھے۔ اور یہ سب

کچھ اس لئے ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ نے بارگاہِ الٰہی میں یہ دعا کی۔ قول تعالیٰ ﴿ترجمہ﴾ اے رب مجھ کو معاف فرما اور مجھ کو ایسی سلطنت عطا کر جو میرے سوا کسی اور کیلئے مناسب نہ ہو۔ بیشک تو بڑا ہی دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا اور ایک ایسی عجیب و غریب حکومت عطا فرمائی جو نہ ان سے پہلے کسی کو میسر آئی اور نہ بعد میں کسی کو نصیب ہوئی۔ چنانچہ جنات بھی آپ کے تابع فرمان تھے۔ حضرت سلیمانؑ ان سے سخت کام لیتے تھے۔ بعض جنات بڑی بڑی عمارتیں بناتے تھے بعض دریاؤں میں غوطے لگا کر اس میں سے گوہر نکالتے تھے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ اور جنات میں سے بعض وہ جن تھے جو سلیمانؑ کے رب کے حکم سے سلیمانؑ کی نگرانی میں مختلف قسم کے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو ہمارے حکم کی سرتابی کرے گا اس کو ہم دہکتی ہوئی آگ کا مزا چکھائیں گے وہ جنات سلیمانؑ کے لئے جو وہ چاہے بنایا کرتے تھے۔ بڑی بڑی اونچی عمارتیں اور تصویریں اور بڑے بڑے لگن جیسے حوض اور بڑی بڑی دیگیں جو بھاری ہونے کی وجہ سے ایک ہی جگہ پر تھیں۔

ضیافت کرنا حضرت سلیمانؑ کی تمام مخلوقات کو

حضرت ویب ابن صبہؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کو مشرق و مغرب اور سارے جہان کی سلطنت ملی تو انہوں نے جناب باری میں عرض کی کہ یا الٰہی میری آرزو ہے کہ صرف ایک دن سارے عالم کی مخلوقات کو جو کہ تیری آفریدہ ہے خشکی و تری میں انسانوں میں جنوں میں جوش و طیور میں یہاں تک کہ مکھی چیونٹی کیڑے مکوڑے الغرض تیری جتنی بھی مخلوق ہے جتنے بھی ذی روح ہیں (علاوہ فرشتوں کے) سب کی ضیافت کروں۔ غیب سے ندا آئی۔ اے سلیمانؑ میں سب کی

روزی پہنچاتا ہوں میری موجودات ومخلوقات بے انتہا ہے اس لئے تم سب کو نہیں کھلا سکتے۔ یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے عرض کی۔ اے رب کریم تو نے مجھ کو بہت نعمت دی ہے یہ سب کچھ تیری ہی عنایت سے ہے اگر تیرا حکم ہو تو میں سب کا کھانا تیار کروں۔ تب جناب باری تعالیٰ کا حکم ہوا کہ سمندر کے کنارے ایک نہایت عالیشان مکان تیار کرواؤ اور اس کو نہایت کشادہ رکھو تاکہ تمام مخلوق جس کی تم دعوت کرو گے اس میں نہایت آسانی سے آسکے۔ روایت ہے کہ اس مکان کی تیاری میں تقریباً ایک سال اور آٹھ ماہ کا عرصہ لگا اور اسے جن وانس نے مل کر تعمیر کیا اور مشرق ومغرب سارے جہان سے اس بڑے مکان کے میدان میں کھانے پینے کا سامان واسباب مہیا کیا اور بہت کثیر تعداد میں بہت بڑی بڑی دیگیں تیار کی گئیں کہ جن میں کھانا پکایا جا سکے۔ چنانچہ جب کھانا تیار ہو گیا تو انسانوں اور جنات اور تمام مخلوق کو اس مکان میں آنے کا حکم دیا گیا اور حضرت سلیمانؑ اپنے شاہی تخت پر سوار ہو کر اس مکان کے اوپر بیٹھ گئے تاکہ ہر متنفس کو دیکھ سکیں۔ منجملہ تمام مخلوق کے اس وقت ایک مچھلی نے سمندر سے باہر نکل کر حضرت سلیمانؑ سے عرض کی۔ اے نبی اللہ مجھے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعوت میں بھیجا ہے اور ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے آج آپ نے تمام مخلوقات کے واسطے کھانا تیار کیا ہے لیکن میں اس وقت بہت بھوکی ہوں لہٰذا آپ پہلے مجھے کھانا کھلا دیجئے یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے کہا کہ اے مچھلی ذرا صبر کر سب کو آلینے دو پھر سب کے ساتھ جتنا چاہو خوب سیر ہو کر کھالینا۔ مچھلی بولی۔ حضرت میں تو اتنی دیر برداشت نہیں کر سکتی کہ سب کا انتظار کروں۔ یہ سنتے ہی حضرت سلیمانؑ نے کہا اگر تم بھوک نہیں برداشت کر سکتی ہو تو کھالو جتنا چاہے خوب سیر ہو کر کھانا۔ مچھلی نے اجازت ملنے کے بعد جتنا کھانا تیار ہوا تھا وہ سب ایک لقمے میں کھالیا اور مزید کھانے کی فرمائش کی۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت سلیمانؑ بہت ہی متعجب ہوئے اور کہنے لگے۔ اے مچھلی میں نے تو تمام

مخلوق کے واسطے کھانا تیار کیا تھا تو وہ سب ایک لقمے میں کھا گئی اور تیرا اس سے پیٹ نہیں بھرا تو مزید کھانا مانگتی ہے۔ مچھلی نے یہ سن کر کہا۔ اے اللہ کے نبی مجھ کو ہر روز میرا رب ایسے تین لقمے کھانے کو دیتا ہے اور تم نے جو کھانا تیار کیا تھا وہ تو میرا ایک لقمہ تھا ابھی مجھے ایسے دو لقمے اور درکار ہیں تب کہیں جا کر میرا پیٹ بھرے گا اور یوں بھی میں آج آپ کی مہمان ہوں اور میں آج آپ کی مہمانی میں بھوکی رہوں گی اور آپ بقایا مخلوق کو کھانا کس طرح کھلا سکیں گے اس طرح آپ نے لوگوں کو ناحق دعوت دی اور مخلوق آپ سے شاکی ہو کر جائے گی۔ حضرت سلیمانؑ مچھلی کی یہ باتیں سن کر حیرت زدہ رہ گئے اور آپ پر بیہوشی طاری ہو گئی جب کچھ عرصہ کے بعد آپ کو ہوش آیا تو اپنا سر سجدے میں رکھ کر بارگاہِ الٰہی میں مناجات کر کے رونے لگے اور کہنے لگے۔ الٰہی میں نے بہت ہی قصور کیا اور نادانی کی تیری درگاہ میں۔ اور میں اس بات سے ہمیشہ کے لئے توبہ کرتا ہوں بس روزی دینے والا تو ہی ہے مجھ کو اور سارے جہاں کو اور میں نادان اور مسکین ہوں اور تو ہی داتا اور توانا ہے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے اس دن تمام خلائق جو مدعی تھی بھوکی رہی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

حضرت سلیمانؑ کی چیونٹیوں کے بادشاہ سے ملاقات

ایک روز حضرت سلیمانؑ اپنے تخت شاہی پر بیٹھے ہوا پر جا رہے تھے کہ آپ کے کانوں میں فرشتوں کی تسبیح کی آواز آئی۔ اور وہ یہ کہتے تھے۔ اے رب تو نے حضرت سلیمانؑ کو جیسا ملک و حشم دیا ایسا کسی جن اور بشر کو نہیں دیا۔ جناب باری تعالیٰ نے فرمایا۔ اے فرشتو! میں نے سلیمانؑ کو ہفت اقلیم کی بادشاہی عنایت کی ہے اور اس کو نبوت سے بھی سرفراز کیا ہے لیکن اس میں غرور اور تکبر بالکل نہیں ہے۔ اور ان کو اگر

ذرہ برابر بھی کبر ہوتا تو ان کو ہوا پر سے لے جا کر زمین پر ڈال دیتا اور پھر ان کو نیست و نابود کر دیتا۔ پس یہ کلام حضرت سلیمانؑ نے سنا اور ہوا کو حکم دیا کہ تخت کو زمین پر رکھے اور آپ اپنے رب کے حضور سجدہ شکر بجالائے۔ جس جگہ ہوا نے ان کے تخت کو زمین پر رکھا تھا وہ وادی نمل کے نام سے جانی جاتی تھی جہاں پر چیونٹیوں کی بستی تھی۔ جیسا کہ قول تعالیٰ ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ یہاں تک کہ جب سلیمانؑ پہنچے چیونٹیوں کے میدان پر کہا ایک چیونٹی نے اے چیونٹیوں! گھس جاؤ اپنے گھروں میں کہ پیس نہ ڈالے تم کو سلیمانؑ کا لشکر اور پھر ان کو خبر بھی نہ ہو۔'' پس چیونٹی کے بادشاہ سے یہ بات سن کر حضرت سلیمانؑ مسکرائے اور کہا یہ بھی اپنی رعیت پر شفقت اور مہربانی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ ''پس مسکرائے حضرت سلیمانؑ چیونٹی کی بات سن کر۔'' پھر انہوں نے چیونٹی کے بادشاہ کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور پوچھا کہ شاہ چیونٹی تم نے اپنی رعایا سے کیوں کہا کہ سلیمانؑ آتا ہے اور اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ۔ تم نے میرا کیا ظلم دیکھا ہے۔ اس بات کو سن کر چیونٹی نے کہا۔ اے نبی اللہ ہم نے آپ کا اور آپ کے لشکر کا کچھ ظلم نہیں دیکھا مگر اس واسطے سہواً آپ کے لشکر کے گھوڑوں کی ٹاپوں تلے آ کر ہم سب پس جائیں اور ہم ہلاک ہو جائیں یہ اقدام تو ہم نے حفظ ماتقدم کے طور پر کیا تھا۔ یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے کہا کیا تم ہمیشہ ان پر ایسی ہی شفقتیں کیا کرتے ہو۔ وہ بولا۔ جی حضرت ان کی خوشی میری خوشی اور ان کا غم میرا غم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی واسطے مجھ کو ان پر بادشاہ بنایا ہے۔

چیونٹیوں کے بادشاہ کے سوالات حضرت سلیمانؑ سے

حضرت سلیمانؑ نے چیونٹیوں کے بادشاہ سے دریافت کیا۔ سلطنت تیری بہتر ہے یا میری؟ چیونٹی کے بادشاہ نے کہا کہ میری! یہ بات سن کر حضرت سلیمانؑ ہنس کر اسے کہنے لگے کہ تم کس طرح جانتی ہو اور یہ بات تم کو کس نے سکھلائی ہے۔ چیونٹیوں

کے بادشاہ نے کہا۔ اے سلیمانؑ اللہ تعالیٰ نے صرف آپ کو ہی عقل نہیں دی ہم جیسے ناتواں کو بھی عنایت فرمائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو آپ سے چند سوالات کروں۔ تب حضرت سلیمانؑ نے فرمایا۔ پوچھو کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔ تب اس نے کہا تم نے خداوند قدوس سے سوال کیا تھا ﴿ترجمہ﴾ ''اے پروردگار مغفرت کر میری اور بخش مجھ کو ایسا ملک کہ نہ لائق ہو میرے پیچھے تو ہے سب سے زیادہ بخشنے والا۔'' تمہارے اس سوال سے حسد کی بو آتی ہے اور پیغمبروں کو حسد زیب نہیں دیتا کیونکہ یہ ان کی شان کے خلاف ہے۔ اور یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ خداوند قدوس جسے چاہے بے حساب دے جسے چاہے نہ دے۔ یہ پیغمبروں کی شان سے بعید ہے۔ یہ سن کر حضرت سلیمانؑ کچھ خفا ہوئے۔ اسی وقت چیونٹی بولی۔ اے اللہ کے نبی ٹھیک بات سے آپ کو بیزار نہیں ہونا چاہئے۔ اور میں پھر آپ سے ایک بات پوچھتی ہوں آپ اس کا جواب دیجئے۔ خدا نے جو انگشتری آپ کو دی ہے اس کا کیا راز ہے؟ حضرت سلیمانؑ نے کہا۔ یہ میں نہیں جانتا اس کا کیا بھید ہے۔ تم ہی بتاؤ اس کا کیا بھید ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلطنت بخشی ہے قاف سے قاف تک وہ سب ایک نگینہ کی قیمت ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو دنیا کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ اب ایک بات اور بتایئے اللہ تعالیٰ نے ہوا کو آپ کے تابع کیا ہے اس کا کیا مقصد ہے؟ یہ بات سن کر بھی حضرت سلیمانؑ نے کہا مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کہا کہ خالق نے تم کو آگاہ کیا ہے اس بات سے کہ بعد موت دنیا تمہیں ہوا جیسی معلوم ہوگی۔ پس اس بات کو سن کر حضرت سلیمانؑ بہت روئے پھر فرمایا۔ تم نے سچ کہا دنیا مثل ہوا کے ہے۔ پھر چیونٹی نے کہا۔ کیا آپ کو معلوم ہے سلیمان کے کیا معنی ہیں؟ حضرت سلیمانؑ نے کہا میں اس کے معنی بھی نہیں جانتا۔ وہ چیونٹی بولی۔ اس کے معنی ہیں کہ تو دنیا کی زندگی میں اپنا دل مت لگا ہر ساعت موت کے قریب ہے۔ یہ سن کر حضرت سلیمانؑ بہت متعجب ہوئے اور سجدے میں سر رکھ کر کہا۔ اے میرے رب تیری قدرت بے انتہا ہے اور تو ہی بے

شک عظمت و بزرگی کے لائق ہے۔

وَفِی كُلِّ شَیْئٍ لَهٗ اٰیَةٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ

خبر لانا ھُدھُد کا شہر سبا سے

روایت ہے کہ ایک دن حضرت سلیمانؑ اپنے تخت شاہی پر بیٹھے ہوا پر پرواز کررہے تھے اور تمام جن وانس حاضر تھے اور پرندے بھی سب حاضر تھے۔ آپ نے سب کی طرف دیکھا اور جب بہت گہری نظر سے مشاہدہ کیا تو تمام پرندوں میں سے ہدہد کو غیر حاضر پایا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ آج ہدہد نظر نہیں آتا وہ کہیں چھپ گیا ہے یا واقعی میں وہ حاضر ہی نہیں جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ ''اور سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہنے لگے مجھے کیا ہو گیا ہے میں ہدہد کو نہیں دیکھتا کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے یقیناً اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا وہ میرے روبرو کوئی معقول دلیل پیش کرے۔'' ابن کثیر میں ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے اس ہدہد کا نام عنبر تھا اور وہ آپ کی فوج میں ہندس کا کام کرتا تھا یعنی یہ بتاتا تھا کہ پانی کہاں ہے۔ زمین کے اندر کا پانی اس کو اس طرح دکھائی دیتا تھا جیسے زمین کے اوپر کی چیزیں لوگوں کو نظر آتی ہیں۔ جب حضرت سلیمانؑ جنگل میں ہوتے تو اس سے دریافت کرتے کہ پانی کہاں ہے؟ یہ بتا دیتا فلاں جگہ ہے حضرت سلیمانؑ اسی وقت جنات کو حکم دیتے اور کنواں کھود لیا جاتا۔ پس اسی وقت عقاب کو ہدہد کی تلاش میں بھیجا اور عقاب نے ہدہد کو آپ کی خدمت میں لاکر حاضر کر دیا۔ چنانچہ ہدہد حضرت سلیمانؑ کے دربار میں پیش ہوا۔ آپ نے ہدہد سے دریافت کیا کہ تو کہاں تھا؟ وہ کہنے لگا۔ اے نبی اللہ میں ایک ایسی خبر لے کر آیا ہوں جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ میں سبا سے آیا ہوں اور پختہ یقینی خبر لایا ہوں۔ اس کی بادشاہی ایک عورت کو کرتے ہوئے میں نے پایا ہے اس کے وزیر

اور مشیر تین سو بارہ (312) ہیں اور ان میں سے ہر ایک کے ماتحت بارہ ہزار کی جمعیت ہے۔ اس کی زمین کا نام مارب ہے یہ صنعا سے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ دنیوی ہر قسم کی ضروریات اسے مہیا ہیں اس کا نہایت شاندار قسم کا تخت ہے جس پر وہ جلوس کرتی ہے اس کا تخت سونے سے منڈھا ہوا ہے اور جڑاؤ اور مروارید کی کاریگری اس پر ہوئی ہے یہ اسی (80) ہاتھ اونچا اور چالیس (40) ہاتھ چوڑا ہے اور چھ سو (600) عورتیں ہر وقت اس کی خدمت میں کمربستہ رہتی ہیں اس کا دیوان خاص جس میں یہ تخت ہے بہت ہی کشادہ ہے اس کا محل بھی بہت بلند و بالا ہے اس کے مشرقی حصے میں تین سو ساٹھ (360) طاق ہیں اور اتنے ہی مغربی حصے میں بھی ہیں۔ اسے اس طرح بنایا گیا ہے کہ ہر روز سورج ایک طاق سے نکلتا ہے اور اس کے مقابل والے طاق میں غروب ہوتا ہے۔ اہل دربار صبح و شام اسے سجدہ کرتے ہیں سب لوگ آفتاب پرست ہیں خدا پرست کوئی نہیں۔ (ابن کثیر) اور وہ اپنا شوہر بھی نہیں رکھتی۔ یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے اس ہدہد سے کہا۔ قول تعالیٰ ﴿ترجمہ﴾ ''ہم دیکھیں گے تو نے سچ کہا یا جھوٹ۔'' یہ سن کر ہدہد نے کہا۔ اے نبی اللہ میں آپ سے جھوٹ نہیں کہتا ہوں اور پھر ہدہد نے کہا۔ اے نبی اللہ آپ مجھ کو کچھ انعام عطا فرمائیے تاکہ میرے پاس آپ کی کچھ نشانی رہے اور میرے بعد میری اولاد بھی آپ کو یاد کرتی رہے۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدہد کے سر پر جو تاج ہے وہ حضرت سلیمانؑ کی دعا کا ہی نتیجہ ہے۔

ملکہ بلقیس

اس ملکہ کا نام بلقیس بنت شراحیل تھا۔ اس کا دادا ملک یمن کا عظیم بادشاہ تھا۔ اس کی اولاد میں چالیس لڑکے ہوئے جو سب کے سب بادشاہ بنے۔ اس کے والد نے ایک جنیہ عورت سے نکاح کر لیا تھا اسی کے بطن سے بلقیس پیدا ہوئی۔ (معارف القرآن بحوالہ قرطبی)

ملکہ بلقیس کے نام حضرت سلیمانؑ کا خط

ہدہد کی خبر سن کر حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ تو میرا خط لے جا کر ملکہ کو دے۔ ہدہد اس خط کو لے کر سفر پر روانہ ہو گیا۔ وہاں پہنچ کر ملکہ بلقیس کے محل مین گیا۔ اس وقت وہ خلوت خانہ میں تھی۔ اس نے ایک طاق میں سے وہ خط ملکہ کے سامنے رکھ دیا اور [illegible] سے ایک طرف ہو گیا۔ خط کا مضمون اس طرح سے تھا۔ ﴿ترجمہ﴾ "یہ خط سلیم[illegible]ن سے ہے۔ اس کا مضمون یہ ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔ تم لوگ میرے مقابلے میں تکبر نہ کرو اور حکم بردار ہو کر میرے پاس چلے آؤ۔"

مضمون خط صرف اسی قدر تھا کہ میرے سامنے سرکشی نہ کرو' میری بات مان لو' موحد، مخلص بن کر میرے پاس چلے آؤ۔ (ابن کثیر)

ملکہ بلقیس کا ردعمل

بلقیس نے مہر توڑ کر خط کو پڑھا اور مضمون دیکھ کر اپنے امراء اور وزراء کو جمع کر لیا اور کہنے لگی کہ ایک باوقعت خط مجھ تک پہنچا ہے پھر اس خط کو پڑھ کر سب کو سنایا۔ کہنے لگی تم جانتے ہو کہ میں جب تک تم لوگوں سے مشورہ نہ کر لوں تنہا کوئی فیصلہ نہیں کرتی ہوں۔ قرآن کریم نے اس کو اس طرح ذکر کیا ہے۔

﴿ترجمہ﴾ بلقیس نے کہا۔ اے اہل دربار تم مجھ کو میرے معاملے میں مشورہ دو۔ میں اس وقت کسی بات کا قطعی فیصلہ نہیں کیا کرتی جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو۔ اہل دربار نے کہا۔ ہم پورے طاقتور اور سخت جنگجو ہیں اور حکم کا اختیار آپ کو حاصل ہے سو آپ دیکھ لیں جو ہم کو حکم دینا ہے۔"

اہل دربار نے جواب دیا۔ مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں، جہاں تک لڑائی کا تعلق ہے تو دشمن سے مقابلہ کے لئے ہم بالکل تیار ہیں اور ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ لیکن لڑائی کا اختیار آپ کو ہے آپ خود سوچ سمجھ کر فیصلہ کرلیں۔ الغرض اہل دربار نے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلا دیا لیکن سمجھ دار ملکہ نے خط ملنے کا ایک کھلا معجزہ خود دیکھ لیا تھا اور یہ بھی معلوم کرلیا تھا کہ حضرت سلیمانؑ کے لشکر کے مقابلہ میں میرے لشکر کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اگر لڑائی کی نوبت آئی تو سوائے اس کے کہ ملک برباد ہو میرا اقتدار بھی ختم ہوجائے گا۔ اس لئے اس نے وزیروں اور مشیروں سے کہا۔ قول تعالیٰ ﴿ترجمہ﴾ ''اس نے کہا بادشاہ جب کسی بستی میں فاتحانہ داخل ہوتے ہیں تو وہاں کے عزت دار باشندوں کو ذلیل کردیا کرتے ہیں اور یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے۔''

اس وقت لڑنا اور اعلان جنگ کرنا مناسب نہیں ہے۔ اگر فریق مخالف کو غلبہ حاصل ہوگیا تو فتح حاصل کرنے والوں کی عام حالت یہ ہے کہ جس بستی میں وہ فتح حاصل کرنے کے بعد داخل ہوتے ہیں وہاں کے بڑے بڑے عزت دار لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں۔ ان سے حقارت آمیز برتاؤ کرتے ہیں۔ یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں گے ہمارے شہروں کو تہہ وبالا کردیں گے۔ اس لئے فی الحال جنگ کا اعلان مناسب نہیں ہے میں سردست ان لوگوں کی طرف تحائف بھیجتی ہوں تاکہ ان کا ذوق معلوم ہوجائے کہ وہ کیا چیز پسند کرتے ہیں اگر کچھ لے دے کر پیچھا چھوٹ جائے تو اچھا ہے۔ چنانچہ اس نے ہر قسم کے تحائف روانہ کئے جس میں بیش قیمت جواہرات، گھوڑے اور خوبصورت باندیاں تھیں۔ (کشف الرحمٰن)

قاصدوں کی دربار سلیمانی میں حاضری

بنی اسرائیل کی تاریخی روایات میں بلقیس کی طرف سے آنے والے قاصدوں اور تحفوں کی بڑی تفصیلات درج ہیں لیکن اتنی بات پر سب روایات متفق ہیں کہ تحفے میں جس

کچھ سونے کی اینٹیں اور کچھ جواہرات کے علاوہ ایک سو غلام اور کنیزیں تھیں۔ لیکن کنیزوں کو مردانہ اور غلاموں کو زنانہ لباس پہنا کر بھیجا تھا ساتھ ہی ملکہ بلقیس کا ایک خط بھی تھا جس میں حضرت سلیمانؑ کے امتحان کے لئے کچھ سوالات تھے۔ تحفوں کے انتخاب میں بھی ان کا امتحان مقصود تھا۔ حضرت سلیمانؑ کو حق تعالیٰ نے ان تحائف کی تفصیلات ان کے آپ تک پہنچنے سے پہلے ہی بتادی تھیں۔ حضرت سلیمانؑ نے جنات کو حکم دیا کہ دربار سے نوفرسخ تقریباً تیس میل کی مسافت میں سونے اور چاندی کی اینٹوں کا فرش بنایا جائے اور راستے میں عجیب الخلقت جانوروں کو کھڑا کر دیا جائے جن کا بول براز بھی سونے اور چاندی کا ہو۔ اس طرح اپنے دربار کو خاص اہتمام سے مزین کرادیا۔ اپنے دائیں اور بائیں چار چار ہزار سونے کی کرسیاں ایک طرف علماء کے لئے دوسری طرف وزراء اور عمال سلطنت کے لئے بچھائی گئیں اور جواہرات سے پورا ہال مزین کر دیا گیا۔ بلقیس کے قاصدوں نے جب سونے اور چاندی کی اینٹوں پر جانوروں کو کھڑا دیکھا تو اپنے لائے ہوئے تحفوں سے شرمانے لگے۔ بعض روایات میں ہے کہ اپنی سونے کی اینٹیں وہیں ڈال دیں پھر جوں جوں آگے بڑھتے گئے دوطرف حیوش طیور کی صفیں دیکھیں۔ پھر جنات کی صفیں دیکھیں تو بے حد مرعوب ہوئے۔ جب دربار خاص تک پہنچے اور حضرت سلیمانؑ تک پہنچے تو آپ ان سے خندہ پیشانی سے پیش آئے مگر ان کے تحفے واپس کر دیئے اور بلقیس کے سب سوالات کے جواب بھی دیئے۔ (معارف القرآن بحوالہ قرطبی)

ملکہ بلقیس کے قاصدوں کو حضرت سلیمانؑ کا جواب

ملکہ بلقیس کے قاصدوں سے حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ ہم نے تو اس لئے پیغام بھیجا تھا کہ وہ مشرکانہ افعال [illegible] م قبول کر لیتی لیکن اگر وہ مال کا لالچ دے

کردین حق سے بچنا چاہیں تو تم واپس جاؤ اور ان کو اطلاع دے دواب جو بات ہوگی وہ میدان جنگ میں ہوگی یہ ہر چیز ان کو واپس جا کر دو اور کہہ دو مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یاد رکھو میں وہ لشکر لے کر چڑھائی کروں گا کہ وہ سامنے آ ہی نہیں سکیں گے۔ ان میں ہم سے جنگ کرنے کی طاقت ہی نہیں ہے ہم انہیں ان کی سلطنت سے بیک بینی دوش ذلت اور حقارت سے نکال دیں گے اور ان کے تخت و تاج کو روند دیں گے۔ قاصد حضرت سلیمانؑ کا جواب ملکہ بلقیس کو سناتا ہے تو وہ سمجھ لیتی ہے اور کہتی ہے کہ وہ اللہ کے سچے نبی ہیں اور پیغمبر کا مقابلہ کر کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ وہ فوراً قاصد کو دوبارہ اس پیغام کے ساتھ بھیجتی ہے کہ میں اپنے سرداروں سمیت حاضر خدمت ہوتی ہوں۔ (ابن کثیر)

حضرت سلیمانؑ کا ملکہ بلقیس کا تخت اپنے دربار میں منگوانا

چنانچہ ملکہ بلقیس نے اپنا ایک نائب بنا کر سلطنت کے انتظامات اس کے سپرد کئے اور اپنا بیش قیمت سونے کا تخت سات محلوں میں مقفل کیا اور اپنے نائب کو اس کی حفاظت کی خاص تاکید کی اور بارہ ہزار (12000) سرداروں کو جن کی ماتحتی میں ہزارہا آدمی تھے اپنے ساتھ لئے اور حضرت سلیمانؑ کی طرف روانہ ہوئی۔ ادھر جنات قدم قدم اور پل پل کی خبریں آپ تک پہنچا رہے تھے۔

جب آپکو معلوم ہوا کہ وہ قریب پہنچ چکی ہے تو آپ نے اپنے دربار میں جس میں جن وانس موجود تھے فرمایا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے۔ ﴿ترجمہ﴾ ''سلیمانؑ نے کہا اے اہل دربار کوئی ہے تم میں سے کہ قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع ہو کر میرے پاس

آئیں، بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے۔" حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ میں ملکہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس کے تخت کو اپنے پاس چاہتا ہوں۔ اور اس تخت کو منگوانے کا مقصد یہ تھا کہ آپ اپنے زبردست معجزے کا اور پوری طاقت کا ثبوت ملکہ کو دکھلائیں کہ اس کا بیش قیمت تخت جسے اس نے سات محل میں مقفل کر رکھا تھا اس کے آنے سے پہلے موجود ہے۔ (ابن کثیر)

قول تعالیٰ ﴿ترجمہ﴾ "ایک شخص جس کے پاس کتاب کا علم تھا عرض کیا میں اس تخت کو پلک جھپکنے میں حاضر کئے دیتا ہوں۔"

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ آصف بن برخیا تھے جو حضرت سلیمانؑ کے کاتب تھے۔ یہ ولی اللہ تھے اور اسم اعظم جانتے تھے۔ بنی اسرائیل میں سے تھے انہوں نے کہا آپ نظر دوڑائیے جہاں تک نظر پہنچے نظر کر لیجئے ابھی آپ دیکھ ہی رہے ہوں گے میں اسے آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا۔ پس حضرت سلیمانؑ نے یمن کی طرف نگاہ کی ادھر یہ وضو کر کے دعا میں مشغول ہو گئے اور کہا "یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ فرمایا۔ یَا اِلٰھَنَا وَاِلٰہُ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰھًا وَاحِدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اِئْتِنِیْ بِعَرْشِھَا" اسی وقت تخت بلقیس سامنے آ گیا۔ ذرا سی دیر میں وہ تخت یمن سے بیت المقدس پہنچ گیا۔ لشکر سلیمان کے سامنے زمین سے نکل آیا۔ (ابن کثیر) جب حضرت سلیمانؑ نے اسے اپنے سامنے پایا تو فرمایا۔ قول تعالیٰ ﴿ترجمہ﴾ "یہ بھی میرے رب کا فضل ہے تا کہ وہ مجھ کو آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری کرتا ہوں۔ جو شکر کرتا ہے اپنے فائدے کے لئے کرتا ہے اور جو کفر کرتا ہے تو میرا رب بے پروا اور کرم کرنے والا ہے۔"

اس کے تمام اموالِ دولت میں تخت شاہی کا انتخاب اس لئے کیا گیا کہ وہ اس کی

سب سے زیادہ محبوب چیز تھی جس کو سات مکانات شاہی میں محفوظ کر کے رکھا گیا تھا کہ اس کے اپنے آدمیوں کا بھی وہاں سے گزر نہ ہو۔ اس کا بغیر دروازہ توڑے اور قفل کھولے اتنی دور منتقل ہو جانا حق تعالیٰ شانہ کی قدرت سے ہی ہو سکتا ہے۔ یہ اس کو حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عظیمہ پر یقین ہونے کا سب سے بڑا سبب ہو سکتا تھا اس کے ساتھ ہی اس پر بھی یقین لازم تھا کہ حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ کی ہی طرف سے کوئی خاص منصب حاصل ہے کہ ان کے ہاتھ سے ایسی فوق العادہ چیزیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ (معارف القرآن)

ملکہ بلقیس کی دربار میں حاضری اور قبول اسلام

چونکہ حضرت سلیمانؑ ملکہ بلقیس کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ کائنات کی تمام چھوٹی اور بڑی اشیاء پر صرف ایک ہی ذات کا تسلط ہے اور وہ اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ اس لئے آپ نے اس کے تخت میں معمولی تبدیلی کرادی تا کہ ملکہ بلقیس کی آزمائش کریں کہ وہ اس کو پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ ملکہ بلقیس جب حضرت سلیمانؑ کے دربار میں حاضر ہوئی تو اس سے پوچھا گیا۔ کیا آپ کا تخت ایسا ہی ہے؟ وہ اس کو نہ پہچان سکی اور دھوکے میں آ گئی۔ کہنے لگی کہ یہ میرا تخت تو نہیں ہے البتہ اس جیسا ہے۔ تھوڑی دیر بعد بلقیس کو بتایا گیا کہ یہ وہی تخت ہے اس پر اس نے بطور معذرت کہا وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ ۔ کہ حضور ہمیں کیا آزماتے ہیں ہمیں تو پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا آپ بڑے طاقتور اور اللہ کے بڑے برگزیدہ ہیں۔ وَکُنَّا مُسْلِمِیْنَ ۔ اور ہم یہاں آنے سے پہلے ہی آپ کے مطیع اور فرمانبردار ہو چکے ہیں۔

ملکہ بلقیس کا حضرت سلیمانؑ کے محل میں آنا اور نکاح کرنا

حضرت سلیمانؑ نے ایسا محل بنایا تھا جس کا صحن پانی کا حوض تھا جس میں رنگ برنگی مچھلیاں تھیں لیکن اس کو صاف بلور شیشے سے پاٹ دیا تھا جیسا کہ قول تعالیٰ ہے۔

﴿ترجمہ﴾ ''اس سے کہا گیا اس محل میں داخل ہو پھر جب اس نے صحن کو دیکھا تو اس کو لہریں پڑتا پانی سمجھا اور اس نے اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں۔ سلیمانؑ نے کہا یہ ایک محل ہے جس میں شیشے جڑے ہوئے ہیں اس پر بلقیس کہنے لگی۔ اے میرے پروردگار میں اپنی جان پر ظلم کرتی رہی۔ اور میں سلیمانؑ کے ساتھ ہو کر اللہ رب العالمین پر ایمان لائی۔''

اور اس کے اوپر سے آتے جاتے تھے۔ جب بلقیس کو محل میں بلوایا تو اس کے صدر دروازے میں تخت بچھا کر بیٹھے اور بلقیس کو آنے کا حکم دیا۔ جس کا راستہ اس حوض پر سے تھا۔ شیشہ اور بلور میں پانی کا لہرانا اور مچھلیوں کا پھرنا دیکھ کر وہ سمجھی کہ یہ حوض ہے۔ اور پنڈلیوں سے کپڑا اٹھایا وہ سمجھ گئی تھی کہ پانی گھٹنے سے کم ہی ہے۔ تب حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یہ پانی کا حوض شیشے سے بنا ہوا ہے کپڑا اٹھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ وہ عورت تھی اس پر بادشاہ ملک کے عین دربار میں اپنی بے عقلی اور گنوار پن ثابت ہو جانے سے اس کو سخت ندامت ہوئی اور سمجھ گئی میری عقل خاک بھی نہیں۔ اور حضرت سلیمانؑ کے روبرو صاف کہنے لگی۔ اے رب! میں اس وقت تک بہت خطا وار تھی اب سلیمانؑ کے ساتھ اللہ رب العالمین پر ایمان لائی۔ حضرت سلیمانؑ کے ساتھ مراد یہ ہے کہ آپ کی رہنمائی اور ہدایت سے ایمان لائی۔ (تفسیر حقانی)

ابن عساکر نے حضرت عکرمہؒ سے روایت کی ہے کہ اس کے بعد بلقیس حضرت سلیمانؑ کے نکاح میں آگئی۔ آپ نے اس کو اس کے ملک پر برقرار رکھا اور اس کو واپس یمن بھیج دیا۔ حضرت سلیمانؑ ہر مہینے وہاں تشریف لے جاتے اور تین روز وہاں قیام کرتے۔ حضرت سلیمانؑ نے ملکہ بلقیس کے لئے یمن میں تین ایسے عمدہ محل تیار کرائے جس کی مثال نہیں تھی۔ (معارف القرآن)

حضرت سلیمانؑ کی آزمائش

سورۃ ص میں حضرت سلیمانؑ کی آزمائش اور خدا تعالیٰ کی جانب سے ابتلا کا ایک مجمل واقعہ اس طرح مذکور ہے۔

﴿ترجمہ﴾ ''اور یقیناً ہم نے سلیمانؑ کو آزمائش میں مبتلا کیا تھا اور ہم نے اس کے تخت پر ایک ناقص الخلقت دھڑ لا ڈالا پھر سلیمانؑ نے اللہ کی جانب رجوع کیا۔''

حضرت سلیمانؑ کا ایک واقعہ صحیح بخاری میں مذکور ہے۔ اس واقعے کے بعض حصوں کو قرآن کی اس آیت سے دیکھ کر بعض مفسرین نے اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی ہے۔ چنانچہ ''کشف الرحمٰن'' میں ہے کہ حضرت سلیمانؑ اپنے ماتحت امراء اور سرداروں سے ان کی بعض کوتاہیوں پر ناراض ہوئے اور اعلان کیا کہ آج رات میں اپنی ستر (70) یا سو (100) بیویوں سے ہمبستری کروں گا۔ ہر بیوی سے ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا تو اس کو جہاد میں استعمال کروں گا۔ اس موقع پر فرشتے نے قلب پر القاء کیا کہ ''انشاء اللہ'' کہہ دیجئے مگر سلیمانؑ کو خیال نہیں رہا اور زبان سے ''انشاء اللہ'' نہیں کہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ صرف ایک بیوی کے کچا بچہ پیدا ہوا اور کنیز نے لا کر تخت پر رکھ دیا اور بقیہ کسی بیوی کو حمل قرار نہ ہوا۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ بہت نادم ہوئے اور انہوں نے حق تعالیٰ کی جانب رجوع کیا اور مغفرت کے طلب گار ہوئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا کہ اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو ان کی تمام بیویوں سے لڑکے پیدا ہوتے جو جوان ہو کر گھوڑوں پر سوار ہو کر جہاد کرتے۔ یہ ایک طبعی امر تھا جب کوئی بڑا آدمی اپنے ملازمین کی غیر وفادارانہ روش سے ناراض ہوتا ہے تو اس کو اپنی اولاد کا خیال آتا ہے۔ چنانچہ اسی خیال کی بناء پر حضرت سلیمانؑ نے خواہش ظاہر کی کہ جب گھر کے جہاد کرنے والے ہوں گے تو کسی سردار کی کوتاہی اور غیر وفادارانہ روش کا اندیشہ نہیں رہے گا لیکن ''انشاء اللہ'' سہواً نہ کہنے پر صورتحال بدل گئی اور اللہ تعالیٰ کے روبرو رجوع کرنے لگے۔

ابن کثیر میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت سلیمانؑ نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں کی ہیں جس میں سے دو تو انہیں مل گئیں اور ہمیں امید ہے تیسری ہمارے لئے ہو۔

1- مجھے ایسا حکم دے جو تیرے حکم کے مطابق ہو۔
2- مجھے ایسا ملک دے دو میرے بعد کسی کے لئے لاحق نہ ہو۔
3- جو شخص اپنے گھر سے اس مسجد کی نماز کے ارادے سے نکلے تو جب وہ لوٹے تو ایسا ہو جائے جیسا آج ہی پیدا ہوا ہو۔

ہمیں امید ہے یہ دعا ہمارے لئے خدا نے دی ہو اس مسجد سے مراد بیت المقدس ہے جس کا ذکر انشاء اللہ آئندہ صفحات میں آئے گا۔

تعمیر بیت المقدس

اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوا کہ میری عبادت گاہ پختہ بنے مگر حضرت داؤدؑ کو دشمنوں سے قتال و جدال سے فرصت نہیں ملی گو سامان مہیا تھا۔ اپنے آخری وقت حضرت سلیمانؑ کو وصیت کی اور وہ ساز و سامان بھی حوالے کیا اور ہیکل کا نقشہ بھی دیا جس کے مطابق

حضرت سلیمانؑ نے ہیکل کی تعمیر شروع کرائی۔

حضرت سلیمانؑ نے اپنی تخت نشینی کے چار برس اور دو ماہ بعد ہیکل کی تعمیر شروع کی اور خروج موسیٰؑ اور مصر سے پانچ سو بانوے (592) برس بعد اور ابراہیمؑ کے عراق سے نکل کر ملک کنعان میں آباد ہونے سے ایک ہزار بیس برس (1020) بعد اور طوفان نوحؑ سے ایک ہزار چار سو چالیس (1440) برس بعد اور حضرت آدمؑ کی پیدائش سے تین ہزار ایک سو دس (3110) بعد ہیکل کی تعمیر ہوئی۔

حضرت سلیمانؑ نے اس کام کیلئے تیس ہزار آدمی مقرر کیے جو کوہ لبنان پر لکڑیاں چیرتے اور تراشتے تھے۔ ان کے علاوہ ستر ہزار آدمی بار برداری اور اسی ہزار آدمی سنگ تراشی کا کام کرتے تھے۔ اس کے علاوہ جنات کی تعداد بے شمار تھی۔ یہ عمارت طول و عرض میں ساٹھ ہاتھ تھی اوپر ایک مکان بطور بالا خانے بنوایا وہ بھی ساٹھ ہاتھ بلند تھا اس طرح اس کی بلندی ایک سو بیس ہاتھ ہوئی۔ اس کا رخ مشرق کی جانب تھا اس ہیکل کے سامنے بیس ہاتھ چوڑا اور بارہ ہاتھ لمبا اور ایک سو بیس ہاتھ اونچا برآمدہ تھا۔ ہیکل کے چاروں طرف چھوٹے کمرے بنوائے جو تین منزلہ تھے۔ تمام ہیکل کی چھت سرد کے مصفا شہتیروں اور تختوں سے بنائی گئی اور سونے کی چادروں سے چھت اور دیواروں کو منڈھ دیا گیا۔ جس سے تمام ہیکل روشن ہو گئی اور تعمیر ایسی حکمت سے کی گئی کہ کہیں جوڑ نہیں معلوم ہوتا تھا اور بالا خانہ پر جانے کے لئے دیوار پر ایک زینہ تھا۔

حضرت سلیمانؑ کا پیشہ

حضرت شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ پر ایسے عظیم احسانات کئے اور پھر یہاں تک فرمایا۔ اس بے انتہا دولت و ثروت کے

صرف وخرچ داد و دہش اور روک کر رکھنے میں تم سے کوئی باز پرس نہیں ہے مگر ان تمام باتوں کے باوجود حضرت سلیمانؑ اس دولت اور حکومت کو مخلوق خدا کی خدمت کے لئے امانت الٰہی سمجھ کر ایک حبہ بھی اپنی ذات پر خرچ نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی روزی ٹوکریاں بنا کر حاصل کیا کرتے تھے۔ (قصص القرآن)

وفات حضرت سلیمان علیہ السلام

آپ کی وفات ایک عجیب طرح کا واقعہ ہے اور اس میں بہت سی ہدایات ہیں مثلاً یہ کہ حضرت سلیمانؑ جن کو ایسی بے مثل حکومت اور سلطنت حاصل تھی کہ صرف انسانوں پر ہی نہیں بلکہ جنات' طیور اور ہوا پر بھی ان کی حکومت تھی مگر ان سب سامانوں کے باوجود موت سے ان کو بھی نجات نہیں تھی۔ اور یہ کہ موت تو وقت مقررہ پر ہی آتی ہے۔ ابھی بیت المقدس کی تعمیر میں کچھ کام باقی تھا اور یہ تعمیر کا کام جنات کے سپرد تھا جن کی طبیعت میں سرکشی غالب تھی۔ وہ حضرت سلیمانؑ کے خوف سے کام کرتے تھے اگر آپ کی وفات کا جنات کو علم ہو جاتا تو وہ فوراً کام بند کر دیتے اور تعمیر ادھوری رہ جاتی۔

اس کا انتظام حضرت سلیمانؑ نے باذن ربانی یہ کیا کہ جب موت کا وقت آیا تو موت کی تیاری کر کے اپنے محراب میں داخل ہو گئے جو شفاف شیشے سے بنی ہوئی تھی۔ باہر سے اندر کی سب چیزیں نظر آتی تھیں اور اپنے معمول کے مطابق عصا کا سہارا لے کر عبادت کیلئے کھڑے ہو گئے کہ روح پرواز کرنے کے بعد بھی اس عصا کے سہارے کھڑے رہے۔ سلیمانؑ کی روح اپنے وقت مقررہ پر قبض کر لی گئی مگر وہ اپنے عصا کے سہارے اپنی جگہ پر جمے رہے۔ باہر سے ایسے نظر آتے تھے جیسے عبادت میں مشغول ہیں۔ جنات کی یہ مجال نہ تھی کہ پاس آ کر دیکھ سکتے۔ اپنے کام

میں مشغول رہے اور تعمیر بیت المقدس کا کام مکمل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے دیمک کو عصائے سلیمانی پر مسلط کر دیا۔ دیمک نے عصا کی لکڑی کو اندر سے کھوکھلا کر دیا۔ عصا کا سہارا ختم ہوا تو حضرت سلیمانؑ گر گئے تب جنات کو حضرت سلیمانؑ کی موت کی خبر ہوئی۔ (معارف القرآن)

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن.

''غیب کا علم کسی کو نہیں ماسوائے اللہ رب العالمین کے۔''

﴿ترجمہ﴾ ''اور پھر جب ہم نے سلیمانؑ پر موت کا حکم جاری کیا تو سلیمانؑ کی موت پر جنات کو کسی نے بھی آگاہ نہیں کیا مگر ایک گھن کے کیڑے نے جو سلیمانؑ کی لکڑی کو کھا رہا تھا۔ پھر جب سلیمانؑ گر پڑے تب جنات کو اس امر کی حقیقت ظاہر ہوئی کہ اگر وہ غیب کی باتیں جانتے ہوتے اس ذلت آمیز مصیبت اور تکلیف میں مبتلا نہ رہتے۔''

جب جنات کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سلیمانؑ کی موت کو عرصہ ہو گیا اور ہم بے خبر رہے تو مدت معلوم کرنے کیلئے یہ تدبیر اختیار کی کہ ایک لکڑی پر دیمک چھوڑ دی۔ ایک دن اور ایک رات میں دیمک نے جتنی لکڑی کھائی اس سے حساب لگالیا کہ عصاء سلیمان پر ایک سال اس طرح گزرا ہے۔ (معارف القرآن)

اس واقعہ سے جنات کے علم غیب کو رفع کرنا بھی مقصود تھا۔ جنات کو اللہ تعالیٰ نے دور دراز کی مسافت چند لمحے میں طے کرنے کی قوت عطا فرمائی ہے اور وہ اور بھی بہت سے ایسے حالات و واقعات سے واقف ہوتے ہیں جس سے انسان یہ سمجھتے ہیں کہ یہ غیب کی خبر ہے۔ موت کے اس واقعہ نے اس حقیقت کی قلعی کھول دی ہے۔

بعد وفات حضرت سلیمانؑ کے بنی اسرائیل کا بہتان

حق تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کو عجیب بادشاہی دی تھی۔ تمام مخلوقات خواہ جن ہو یا انسان یا جانور ہوں یا ہوا سب کے سب ان کے زیر حکم تھے۔ ان کے عہد میں شیاطین جن بھی انسانوں کی شکل میں متشکل ہو کر بڑے بڑے مشکل کام کیا کرتے تھے۔ اس وجہ سے انسانوں کا جنوں میں ملنا جلنا اختلاط ہو گیا تھا اور شیاطین انسانوں کے سامنے عجیب وغریب کام ظاہر کرتے تھے اور منتر جس میں صریح شرک الفاظ تھے جیسا کہ بتوں اور شیطانوں کے نام آدمیوں کے روبرو پڑھتے جس کی وجہ سے عجیب وغریب چیزیں ظاہر ہوتی تھیں۔ ان منتروں کی وجہ سے کسی کی گردن توڑتے کسی کا پاؤں باندھ لیتے کسی کے پیٹ میں آکر درد پیدا کرتے اور جس وقت ان پر منتر پڑھا جاتا تو چھوڑ دیتے۔

رفتہ رفتہ اس حرکت کی خبر حضرت سلیمانؑ کو بھی ہو گئی۔ آپ نے اپنے وزیر آصف بن برخیا کے ذریعے ان سب کو جمع کیا اور حکم فرمایا اس قسم کی جادو کی چیزیں جس جس کے پاس ہیں حاضر کریں۔ چنانچہ آپ نے سب کو جمع کر کے اپنی کرسی کے نیچے دفن کرا دیا۔ ااور حکم دیا کہ جن اور انسان آپس میں نشست برخاست نہ کریں۔ چنانچہ حضرت سلیمانؑ کی زندگی تک تو معاملہ اسی طرح چلا لیکن آپ کی وفات کے بعد جنات نے انسانوں کو یہ باور کرا دیا کہ حضرت سلیمانؑ نے جادو کے ذریعے ہم پر حکومت کی تھی۔ ہوا، وحشی جانور اور جن وانس سب ان کے مسخر تھے۔ وہ اس تمام سحر کو اپنی کرسی کے نیچے دفن کر کے اس جہان سے چلے گئے۔ اب تدبیر یہ ہے کہ اس جگہ کو کھود کر ان کتابوں کو نکالو اور ان کے مطابق عمل کرو کہ حضرت سلیمانؑ کی طرح تمہارے ہاتھ سے بھی عجائب وغرائب ظاہر ہوں گے۔

چنانچہ انسانوں نے اسی طرح کیا اور ان منتروں کو پڑھنا شروع کر دیا اور عجیب خواص پائے۔

یہاں تک کہ توراۃ اور دین کا علم بالکل موقوف ہو گیا اور تمام ہمت ان کی شیطانی سحر سیکھنے میں صرف ہوتی۔ پہلے تو شیاطین ان کی خوب تابعداری کرتے تھے اور آثار بھی خوب ظاہر ہوتے تھے۔ اور جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ خوب گمراہی کے گڑھے میں گر گئے ہیں تو تابعداری کم کر دی۔ (تفسیر عزیزی)

غرضیکہ جنات نے بنی اسرائیل کو مکمل یقین دلا دیا تھا کہ حضرت سلیمانؑ محض ایک جادوگر تھے اور ان کی حکومت جادو کے زور پر قائم تھی۔ اور ان کا نبوت کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں تھا۔

چنانچہ اشہر بن حوشب سے ابن جریر نے روایت کی ہے۔ یہودی آپس میں کہتے تھے کہ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) حق کو باطل کے ساتھ ملاتے ہیں اور سلیمانؑ کو نبیوں میں شامل کرتے ہیں حالانکہ سلیمانؑ تو محض ایک جادوگر تھے جو بزور سحر ہوا پر سوار ہوتے تھے۔ (عزیزی)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کی ہر طرح سے صفائی بیان فرمائی اور حضرت سلیمانؑ پر بنی اسرائیل کا الزام غلط قرار دیا اور ارشاد فرمایا۔ قول تعالیٰ ﴿ترجمہ﴾

''اور یہ یہودی اس علم کے پیچھے ہو لئے جو سلیمانؑ۔ کے عہد سلطنت میں شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا لیکن شیاطین نے کفر کا ارتکاب کیا۔ ان شیاطین کی حالت یہ تھی کہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔''

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی برأت بیان فرما دی کہ حضرت سلیمانؑ کا دامن اس سے پاک ہے اور یہ کہ بنی اسرائیل نے شیاطین کی پیروی اختیار کی تھی۔

الحمد اللہ حضرت سلیمانؑ کا واقعہ تکمیل کو پہنچا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔

03108338746

دلشاد